Submission of E-contents

1. Name: DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
2. Designation: Associate Professor
3. Department/College: URDU/S. Sinha College Aurangabad
4. Subject: URDU
5. Course Type : (UG/PG/UG Vocational Courses/PG Vocational Courses/Medical/Para-Medical/LAw/Technical/ Educational/ Diploma) write anyone : UG
6. Course (B.A/B.Sc/B.Com/M.A./M.Sc/M.Com) write anyone : B.A. Hons. Part III, Paper 6th, Gr. A
7. Title/Heading of e-content : IMDAD IMAM ASAR AUR KASHEFUL HAQUAEQUE
8. Image to be displayed with e-content (1125x750 in jpg or png only): drive link
9. PDF of e-content (in . pdf and < 10Mb) : drive link
10. URL from YouTube Video of e-content:
11. Whatsapp Number * 9431632576

NOTE: In Sr.No.9 &10, One must be filled.

Fill and send to munodalgaya@gmail.com

14.08.2020

امداد امام اثر اور کاشف الحق الحق

B.A. Hons. Part III, Paper 6th, Gr-A

نواب امداد امام اثر علوی، فارسی اور اردو کے جید عالم تھے۔ ان کی معلومات میں وسعت اور علم میں گہرائی تھی انہوں نے ہر زبان کے شعراء کی بہترین تخلیقات کا مطالعہ کیا ہے اور اس زبان کے تنقیدی کلیشے کو بڑی ناقدانہ نظر سے دیکھا ہے۔ اثر کی علمی حیثیت بڑی جامع ہے۔ انہوں نے دیوانِ اثر، کتاب مرآۃ الحکماء، کتاب الاشعار، کتاب الزراعت اور کاشف الحقائق کے علاوہ بھی بہت سی دوسری کتابیں تصنیف کی ہیں۔

کاشف الحقائق معروف "مہ بہار ستان سخن" اردو دنیا کا وہ زندہ و جاوید کارنامہ ہے جس پر اردو والے ہمیشہ فخر کریں گے۔ اس کتاب میں اثر نے مصری، یونانی، لاطینی، اطالوی، جرمن، انگریزی، علوی، فارسی، جاپانی، چینی، سنسکرت اور ہندی ادب پر نہایت ہی محققانہ اور فاضلانہ انداز میں گفتگو کی ہے۔ افسوس کہ یہ کتاب کسی ایک موضوع پر نہیں لکھی گئی ہے پھر بھی اس کتاب کے مطالعہ سے اثر کی ہمہ گیر صلاحیت کا پتہ چلتا ہے۔

"کاشف الحقائق" میں اردو شاعری پر بحث کرتے ہوئے اثر نے لکھا ہے کہ اگر اردو شاعری فارسی کے ساتھ سنسکرت کا بھی تتبع کرتی تو اس کے دامن میں وسعت پیدا ہو جاتی۔ اس کی مثال اثر نے یہ دی ہے کہ فارسی ادب میں ٹڈی اور ابابیل

نہیں کے برابر ہے اور اس کا اثر اردو ادب پر بھی پڑا۔ اگر اردو ادب سنسکرت کی بھی پیروی کرتا تو اردو میں اچھے ڈراموں کا فقدان نہ ہوتا۔ اردو میں اچھے ڈرامے کی کمی کا احساس اثر سے قبل شاید ہی کسی قلمکار کو ہوا ہو۔ "کاشف الحقائق" میں مثنوی "سحر البیان" پر بھی اثر نے شرح و بسط کے ساتھ روشنی ڈالی ہے اور اس کی خامیوں کو بے نقاب کیا ہے جس تک ہمارے نقادوں کی نگاہ پہنچ نہیں پائی۔

"کاشف الحقائق" میں یونان میں کے غزل گو شاعر SAPPHO کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"سفو کی غزل سرائی غزل سراؤں کے لئے ایک ہدایت نامہ ہے۔ تمام اصناف شاعری سے غزل گوئی ایک دشوار شے ہے۔ اس کے لئے دل پر درد درکار ہے۔ جس کو فطرت نے خلق نعمتوں سے محروم رکھا ہے۔ اس صنف شاعری کے لئے میر صاحب کی خستگی اور مرزا فوشہ کی نشتریت درکار ہے۔"

اثر کا یہ خیال سادہ، سلیس اور لائق توجہ ہے۔ انہوں نے غزل کی حقیقت کو سادگی کے ساتھ بیان کر دیا ہے۔ حقیقت میں اثر کا تنقیدی شعور ہی جو کہ تذکروں کی تنقید اور تنقید جدید کی درمیان کڑی ہے۔ اس لحاظ سے بہت ہی بالیدہ، شفاف اور نکھرا ہوا ہے کیوں کہ اس زمانے میں جبکہ تنقید، تذکرے کے حدود سے صرف باہر آئی تھی۔ اس حالت میں اثر نے نئے پتے کی بات کہہ دی۔

اثر نے کاشف الحقائق میں شاعری سے متعلق اپنے

خیالات کی وضاحت کی ہے۔ اثر اصول شاعری سے واقف کار تھے اور شاعری کا ایک واضح تصور رکھتے تھے۔ شاعری کے متعلق ان کا خیال ہے کہ اس کے مضامین میں ہر قسم کے موضوعات کی گنجائش ممکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جس ملک کی بھی شاعری کا انہوں نے ذکر کیا ہے، اس ملک کے جغرافیہ، تاریخ، تمدن، مذہب، اخلاق، معاشرت، تجارت اور علم و ادب پر بھی تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ اثر کا یہ صرف خیال ہی نہیں بلکہ ایمان ہے کہ جو شخص ان تمام چیزوں سے واقف نہیں ہوگا اس ملک کے حسن و قبح کو نہیں سمجھ سکتا۔ بہر کیف شاعری کے متعلق اثر کے خیالات بہت واضح تھے۔ اثر نے تقریباً تمام ملک کے شعراء کا کلام انتہائی غور سے پڑھا تھا اور ادبیات عالم کی تنقید کا بھی انہوں نے بغور مطالعہ کیا تھا۔ انہوں نے اردو شاعری کی مختلف اصناف کا بسیط فاضلانہ جائزہ لیا تھا اور ان کے بارے میں اپنے ذاتی افکار و نظریات کی بھی وضاحت کردی ہے۔

غزل میں اثر داخلی رنگ کی پابندی کو واجبات میں شمار کرتے ہیں۔ وہ غزل کے لئے التزام قطعہ بندی کو ضروری نہیں سمجھتے۔ ان کے خیال میں غزل کو محض داخلی کوائف و جذبات تک محدود رکھنا ہی اس کی صحیح قطعہ بندی ہے۔ اثر شاعری کے لئے اعلیٰ پایہ کے اخلاق سے متصف ہونا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ شاعر کا اخلاق جس قدر بلند اور پاکیزہ ہوگا اسی قدر اس کے کلام میں حسن و اثر اور معنی آفرینی ہوگی۔ اثر نے

اپنی اصول و نظریات کے تحت غالب، میر، ذوق اور
درد وغیرہ کا مطالعہ کیا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ
بڑی منصفانہ اور متوازن تنقید کی ہے۔ کاشف الحقائق
کو یقیناً پچھلے دور کے تذکروں اور تنقیدی کتابوں پر فوقیت
حاصل ہے گو یہ تذکرہ تنقید جدید کے معیار پر پورا
نہیں اترتا تاہم یہ ایک بلند پایہ تنقیدی کارنامہ
ضرور ہے۔

DR. SYED MOHAMMAD QUASIM
Associate Professor
Deptt. of Urdu, S. Sinha College
Aurangabad

Course: B.A. Hons Part II, Paper 6th
Group – A

Title/Heading of E-Content: IMDAD IMAM ASAR AUR KASHEFUL HAQUEQUE

WhatsApp No. 9431632576